حق واضح ہو گیا اور کفر مٹ گیا

عبدالرحمٰن یزدانی گرجاکھی

اہل حق نے ہمیشہ کفر اور باطل نظریات کی تردید کی اور اس کے لئے ہر میدان میں اپنی صلاحیتوں کو صرف کیا کبھی میدان کارزار میں کفر وطغیان کے مقابلے میں سر بکفن نظر آئے اور کبھی علمی میدانوں میں باطل نظریات کا قلع قمع کیا۔ انہی میں ایک مناظرہ کا میدان بھی ہے اس میں علمائے حق نے کفر کے باطل عقائد ونظریات کو بیخ وبن سے اکھاڑ دیا۔ انہی علمائے ربانی میں سے امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ حسن بن زعفرانی فرماتے ہیں کہ ایک عیسائی نے یحییٰ بن معینؒ سے سوال کیا کہ آپ محمد ﷺ کو کیا سمجھتے ہیں۔

امام یحییٰؒ: ہم محمد ﷺ کو رسول اور بشر مانتے ہیں۔

عیسائی: مگر آپ کے کئی بھائی ہیں جو محمد ﷺ کو رسول تو مانتے ہیں مگر آپ ﷺ کی بشریت کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اللہ اور اللہ پر نور ہیں۔

امام یحییٰؒ: وہ لوگ گمراہ اور مجرم ہیں قرآن کریم میں صاف مذکور ہے۔ کہ **انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی** (کہف:۱۱۰) کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں فرق صرف اس قدر ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کا نزول ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جابجا رسول اللہ ﷺ نے احادیث میں بشر وعبد ہونے کی وضاحت فرمائی ہے۔ اور امت کو تاکید کی ہے کہ مجھے مسلمان عبدو رسول بشر ونبی ہی سمجھیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ **لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی ابن مریم انما عبدہ فقولوا عبداللہ ورسولہ** (بخاری ومسلم)

عیسائی: تو کیا آپ مسیح علیہ السلام کو نہیں مانتے۔

امام یحییٰؒ: ضرور مانتے ہیں مگر جس طرح ہم محمد ﷺ کو بشر ورسول سمجھتے ہیں۔ اسی طرح مسیح علیہ السلام کو بھی بندہ اور نبی جانتے ہیں۔

عیسائی: کیا آپ مسیح علیہ السلام کی عزت نہیں کرتے۔

امام یحییٰؒ: ہم تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت وتعظیم کرتے ہیں اسلام کی یہی تعلیم ہے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر محمد ﷺ تک تمام مرسلین کا ادب واحترام کیا جائے۔ مگر اسی حد تک تمام مرسلین کا ادب واحترام کیا جائے جس قدر شریعت نے جائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ ہم انبیاء علیہم السلام کے مراتب کو نہ گھٹاتے ہیں نہ بڑھاتے ہیں۔ قرآن پاک نے مسیح علیہ السلام کی ان الفاظ میں تعریف کی ہے: **ان ھو الا عبد انعمنا علیہ وجعلنہ مثلا لبنی اسرائیل** (زخرف:۵۹) مسیح علیہ السلام ہمارا بندہ ہے ہم نے اس کو انعامات عطا کئے اور اسے بنی اسرائیل کا رہبر بنایا۔

عیسائی: لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بھی تثلیث کے قائل اور محمد ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کو اللہ یا اللہ کا باوز ومثیل سمجھتے ہو۔

امام یحییٰؒ: قطعاً نہیں یہ غلط ہے۔ میں پہلے واضح کر چکا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ان کو الوہیت کا درجہ دینا نہ صرف ضلالت وبدعت ہے بلکہ کفر والحاد اور بہت بڑا شرک ہے۔ جو معاف نہ ہوگا۔ رہا جناب علی رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کا مرتبہ سو جناب علی رضی اللہ عنہ اللہ کے بندے اور رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ بھائی اور داماد اور

حسین رضی اللہ عنہ بھی عبدو بشر تھے جو آپ ﷺ کے نواسے اور علی رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے۔ ان تینوں حضرات کو اللہ کا...... بروز کہنا صریح گمراہی ہے۔ اگر مسلمانوں کا کوئی گروہ ان کی نسبت ایسا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ سخت گمراہ اور اسلام کا دشمن ہے۔ قرآن مجید نے صاف الفاظ میں تثلیث کے عقیدے کی تردید فرمائی ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ: **لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثة وما من الہ الا الہ واحد** (مائدہ:۷۳) وہ لوگ کافر ہیں جو تین معبودوں کے قائل ہیں۔ یاد رکھو معبود حقیقی صرف ایک ہی ہے) پس جب اللہ وحدہ لاشریک تین معبودوں کو ماننے سے روکتے ہیں تو پھر اہل اسلام میں کیونکر کوئی ایسا عقیدہ رکھ سکتا ہے۔

عیسائی: کیا اسلام شرک سے بالکل پاک ہے۔

امام یحییٰ: ہاں قطعی پاک ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ریت کے ذرے برابر بھی شرک کرتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ارشاد رب العالمین ہے کہ **ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لم یشاء** (النساء:۴۸) اگر اللہ احکم الحاکمین چاہے تو دنیا جہاں کے گناہوں سے درگزر فرما دے لیکن وہ شرک کو کسی حالت میں بھی معاف نہیں کرے گا۔ اسلام کے نزدیک شرک سب سے بڑا گناہ ہے اور اسی لئے باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ **لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم** (لقمان:۱۳) کہ اللہ کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھہرانا بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

عیسائی: مگر مسلمان قبور ومزارات کا توحد سے زیادہ احترام کرتے ہیں اور مردوں اور دوسرے (غائب) بزرگوں سے مرادیں طلب کرتے ہیں۔ یہ بھی تو شرک ہے میں نے کئی مسلمانوں کو دیکھا ہے کہ مقبروں اور خانقاہوں کو سجدے کرتے ہیں۔ ان سے حاجتیں مانگتے اور ان کو مشکلکشا و دافع البلاء سمجھتے ہیں مگر آپ کہتے ہیں کہ اسلام میں شرک کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

امام یحییٰ: یہ سب باتیں تعلیمات اسلامی کے منافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور ہادئ کائنات ﷺ نے اپنے کلام مقدس میں ہمیں سختی سے منع فرمایا ہے۔ کہ غیر اللہ کی پرستش نہ کرو کہ ایک اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پوجو انبیاء و اولیاء اور تمام بزرگ انسان تھے وہ زندہ ہو یا مردہ وہ کسی کی مدد نہیں کر سکتے اور نہ کسی کو نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ قبور کے بارے میں صرف اس قدر حکم ہے ان پر جاؤ تو اہل قبور کے لئے دعائے مغفرت کیا کرو اور قبروں کو دیکھ کر عبرت پکڑو دنیا کی بے ثباتی اور عالم فانی کے مناظروں کو اپنے دل پر نقش کیا کرو کہ تم نے بھی پیوند خاک ہونا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ یہ حکم ہے کہ ان (قبروں) پر مت بیٹھو اور ان پر (جوتے سمیت) مت چڑھو۔ ان پر غلاظت نہ پھینکو انہیں مت توڑو پھوڑو، یہ چیزیں عبادت میں داخل نہیں بلکہ حفاظت کیلئے ہیں۔ اور پختہ قبور و مزارات، خانقاہیں، مقابر، گنبد، مینار، عمارات بنانے کا تو اسلام نے حکم نہیں دیا بلکہ اس کے برعکس قبروں کو اونچا کرنا بھی منع ہے۔ محض اس احتمال سے کہ قبور کسی وقت سجدہ گاہ نہ بن جائیں۔ جو لوگ قبروں کو پوجتے ان پر ماتھے ٹیکتے ہیں انہیں معبود و حاجت روا سمجھتے ہیں وہ گمراہ بدعتی اور دشمن دین ہیں یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں ایسے گمراہوں کو جہنم کی وعید ہے اور انہیں اللہ اور اس کے رسول کا باغی اور سرکش کہا گیا ہے قیامت کے روز ان کا حشر مشرکین کے ساتھ ہوگا۔ امام یحییٰ کی تبلیغ سے وہ عیسائی سخت متاثر ہوا اور اسلام کی تعلیمات کا مطالعہ شروع کر دیا۔ حسن زعفرانی فرماتے ہیں کہ ایک روز وہی عیسائی امام یحییٰ بن معین کی خدمت میں حاضر ہوا اور آتے ہی **اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ** پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔

(ماخوذ سیرت الائمہ مولانا عبدالمجید سوہدروی)